باکس 3: 2018ء کے دوران امریکی ڈالر کی سیالیت باہمی ربط اور مالی منڈیوں کے رویے کا اہم پہلو بنی رہی

2018ء کے دوران ڈالر کی سیالیت ملکی مالی منڈیوں میں ربط کا ایک اہم پہلو بنی رہی۔ بازارِ مبادلہ کی پیش رفتوں، جیسے بڑھتی ہوئی مہنگائی (ملکی کرنسی کی شرح مبادلہ میں تبدیلی کا مقامی قیمتوں پر اثر) اور بیرونی سرمایہ کاری پر ڈالر کی مد میں پست نفع[113] نے ایکویٹی منڈی پر اثر ڈالا۔ ڈالر کی مد میں پست منافع بیرونی جزدانی سرمائے کے خالص انخلا پر منتج ہوا، جس سے ایکویٹی منڈی اور شرح مبادلہ پر دباؤ پڑا (**چارٹ الف 1**)۔[114] بڑھتی ہوئی مہنگائی کے باعث اسٹیٹ بینک نے اپنے پالیسی ریٹ میں اضافہ کر دیا، جس سے شرح قرض گاری بلند ہو گئی اور اس طرح کارپوریٹ شعبے کے لیے قرضے کی لاگت بڑھ گئی۔ جس کے نتیجے میں اضافی مالی اخراجات کے باعث کارپوریٹ مکسوبات میں کمی ہوئی اور ایکویٹی منڈی پر فروخت کا دباؤ بڑھ گیا۔

بازارِ زر کے آلات (ٹی بلوں) کی بڑھتی ہوئی یافت اور اس سے ہم آہنگ حصص کی گرتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے بھی سرمایہ کاری کا بہاؤ ایکویٹی منڈی سے بازارِ زر کے فنڈز کی جانب منتقل ہو گیا۔

بازارِ مبادلہ اور بازارِ زر کے درمیان تعلق فارورڈ پریمیم سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ ملکی منڈی میں بڑھتی ہوئی شرح سود–بیرونی منڈیوں میں شرح سود کے مقابلے میں–سے زرمبادلہ کے تبدّل کے سودوں میں فارورڈ پریمیم بڑھنا چاہیے۔ تاہم شرح سود کے تفاوت میں نمایاں بلندی کے باوجود 2018ء کی دوسری ششماہی کے دوران فارورڈ پریمیم کم رہا، جس کی وجہ ڈالر کی کمی اور ملکی منڈی میں روپے کی قدر میں کمی کی توقعات تھیں۔

آخراً، 2018ء کے دوران ڈالر کی سیالیت نے مالی منڈیوں کے باہمی ربط اور رویے کو واضح کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

چارٹ الف 1: 2018ء کے دوران مالی منڈیوں کے باہمی ربط

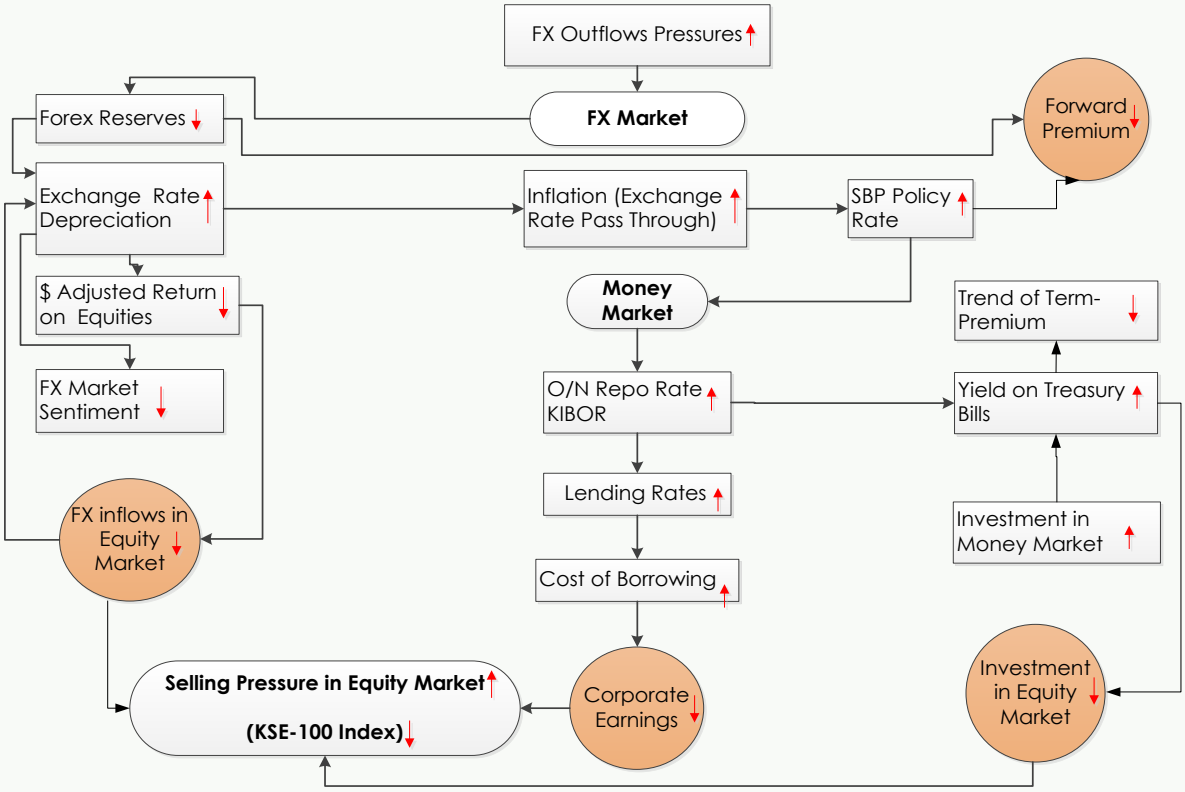

Note: Colored boxes represent market stress.

[113] شرح مبادلہ میں تخفیف ڈالر کی مد میں پست منافع پر منتج ہوئی کیونکہ ایکویٹی پر بیرونی سرمایہ کاری کے نفع کو روپے میں ناپا جاتا ہے۔ لہٰذا، جب ملکی کرنسی کی قدر میں تخفیف ہوتی ہے تو ڈالر کی مد میں نفع کم ہو جاتا ہے۔

[114] 2018ء کے دوران، ماسوائے ماہِ جنوری کے، ایکویٹی منڈی سے خالص بیرونی سرمایہ کاری مسلسل انخلا ہوتا رہا۔